مہمانداری

(از عبد الحلیم ناظم صدیقی دربھنگوی مدیر محدث)

دنیا میں سب سے پہلے ضیافت و مہمانداری کا طریقہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رائج کیا۔ شریعت محمدیہ نے اکثر ابراہیمی سنتوں کو سراہا ہے اور ان پر عمل کرنے کی اپنے معتقدوں کو ترغیب دی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاندان ابراہیم میں ہونیکی وجہ سے خصوصاً اس سنت کو بہت کچھ مرغوب سمجھا اور اس پر عمل کرکے اپنے ماننے والوں کیلئے عملی نمونہ بنکر اسے مستقل سنت قرار دی۔ آج ہمارے لئے سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ہم اپنے پیغمبر کی جہانتک ممکن ہو تمام سنتوں پر عمل کرتے جائیں لیکن افسوس ہے کہ زمانۂ حاضر کے مسلمانوں نے جہاں بیشمار سنتوں کو چھوڑ کر بداخلاقی کو اپنا شعار بنالیا ہے وہاں مہمانداری جیسی عزیز واخلاقی سنت بھی فراموش کردی۔ اسوقت تو ایسی زبوں حالت ہے کہ ایک مسلم رشتہ دار کی آمد پر بھی ہمارے چہرے پر انقباض وکشیدگی پیدا ہوجاتی ہے ہم اسکا خندہ پیشانی سے استقبال نہیں کرتے چہ جائیکہ ہم اسکے کھانیکا کوئی انتظام کریں۔ غرض ہماری اخلاقی پستی اور بری حالت یہانتک پہونچی ہے کہ ہم واقعی روز بروز اور مفلس ہورہے ہیں۔ زمانۂ خیر القرون میں فاقہ کشی تھی لیکن پھر بھی مہمانداری کیلئے ہر ایثار کرنیکو تیار رہتے تھے۔ افسوس ہم میں وہ جذبہ بھی مٹ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سیرت پر نظر ڈالئے تو آپ کو اخلاق و مہمانداری کی ہزاروں بہترین مثالیں ملینگی۔ غیر مسلم مہمان رسول اللہ کا دشمن بھی آتا تھا تو آپ اسکے لئے ہر طرح کی تکلیف اٹھاتے اور اسکے آرام کا پورا خیال فرماتے۔ مہمان گھر بھر کا کھانا کھا لیتا ہے۔ بستر مبارک کو خراب کردیتا ہے مگر کیا مجال کہ جبیں پر کوئی شکن بھی آئے۔ نہایت خوشی سے اپنے ہاتھوں سے اسے صاف کرتے ہیں پھر اس اخلاق کو دیکھکر وہ مسلمان ہوجاتا ہے۔ صحابہ میں آپ نے مہمانداری کی وہ روح بھردی تھی کہ وہ لوگ اخلاقی ترقی کے مدارج اعلیٰ پر پہونچ گئے تھے۔

ایک مرتبہ ایک مہمان دربار رسالت میں آیا حضرت نے فرمایا کون اسکی مہمانداری کریگا۔ ایک انصاری اسکیلئے تیار ہوگئے اور اس مہمان کو اپنے گھر لے آئے لیکن حالت یہ تھی کہ گھر میں اپنے کھانیکو بھی نہیں تھا چہ جائیکہ مہمان کیلئے مزید کھانا ہو۔ بیوی نے کہا کہ بچوں کیلئے کچھ سوکھی روٹیاں ہیں۔ صحابی نے کہا کہ بچوں کو کسی طرح تھپکا کر سلا دینا۔ اور روٹی کے ان ٹکڑوں کو مہمان کے پاس لاکر رکھدینا۔ مگر اخلاق کا تقاضا تھا کہ مہمان کے ساتھ خود بھی کھائیں کھانا اسقدر کم تھا کہ اگر خود بھی کھاتے تو مہمان کی شکم سیری نہ ہوتی۔ لہذا بیوی سے اشارۃً کہدیا کہ چراغ بجھادو۔ اب تاریکی ہونیکی وجہ سے مہمان تو سمجھ رہے تھے کہ میزبان بھی کھا رہا ہے لیکن مجسم ایثار میزبان نے صرف اسلئے نہ کھایا اور گھر بھر بھوکا رہا کہ ہمارے مہمان کا پیٹ نہ بھرے گا۔ یہ تھا ایثار اور زریں اخلاق جو خدا کو بھی بیحد پسند آیا۔ اور ان کے متعلق آیت اتری۔ ویوثرون علی انفسہم ولوکان بھم خصاصہ۔ ترجمہ۔ اپنے نفس پر غیروں کو ترجیح دیتے ہیں حالانکہ انہیں خود ضرورت ہے۔

اس کے علاوہ اصحاب کرام کی سیرت میں اور بھی مہمانداری کے بے شمار واقعات ملتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ان میں

[illegible] جو حاضر ہوا سامنے لاکر رکھدیا تھا

[illegible] کیسے اچھے تھے مہمان کے گھرانے والے

[illegible] اس کے بالکل خلاف ہے۔ اور جانا بھی نہیں اگر کسی رشتہ دار یا دوست کی دعوت بھی کی تو اتنا تکلف کرتے [illegible] مہمانوں [illegible] اقتصادی حالت خراب [illegible] مسلمانو! یہ نہ دیکھو کہ رشتہ دار ہے یا غیر مسلم ہے یا غیر مسلم [illegible] پیغمبر کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اخلاقی حالت بہتر بنانے کیلئے جو تمہارے پاس آئے اس سے خندہ پیشانی سے ملو کھانے کو پوچھو۔ اور جو کچھ حاضر ہو اسکے سامنے بے تکلفی اور محبت و خلوص سے لاکر رکھدو۔ اس سے دنیا و دین دونوں دوست ہو جائیں گے ؎

آسائش دو گیتی تفسیر این دو حرف است | با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا

قدیم عربی تاریخ و ادب کا ایک کثیر حصہ آج بھی ہمارے سامنے کتابی صورت میں موجود ہے گو اسکی حیثیت ایک لٹریچر سے زیادہ نہیں لیکن اس میں بھی ہمارے لئے اخلاق و ادب کے بیش بہا خزانے ملتے ہیں اور ہمیں صاف پتہ چلتا ہے کہ عربوں میں مہمانداری کسقدر تھی۔ عربی قوم مہمان کیلئے جان و مال حاضر کر دیتی تھی اور یہ انکی عزت کا ایک زبردست اور کامیاب ذریعہ شہرت و طغرائے امتیاز تھا۔ ایک عربی شاعر کہتا ہے ؎

لحافی لحاف الضیف والبیت بیتہ | ولم یلھنی عنہ غزال مقنع

احدثہ ان الحدیث من القری | وتعلم نفسی انہ سوف یھجع

یعنی میرا اوڑھنا مہمان کا اوڑھنا ہے اور میرا گھر در اصل مہمان کا گھر ہے۔ مجھے مہمان کی عزت و توقیر سے حسین پردہ نشین عورتیں بھی نہیں غفلت میں ڈال سکتیں۔ میں کھانا کھلانے کے بعد مہمان سے اسوقت تک باتیں کرتا رہتا ہوں جبتک کہ میں سمجھ لیتا ہوں کہ اب وہ سوئے گا۔ در اصل خوشگوار باتیں بھی مہمان کیلئے ضیافت ہیں۔

بنی طے کا حاتم عرب ہی کا ایک فرد تھا جسکی مہمان نوازیوں کے سچے واقعات آج تک دنیا میں لازوالی شہرت رکھتے ہیں کاش کہ آج ہم بھی اپنے اسلاف کی [illegible] پر سر جھکاتے اور فرزدق کیطرح یوں فخر یہ کہتے ؎

وانا لنعطوف بین رحالنا | الی الضیف منا لاحف ومنیم

فنذ والعلم منا جاھل دون ضیفہ | وذوالجھل منا عن اذاہ حلیم

اطلاع

رسالہ محدث صرف تبلیغ و اشاعت کیلئے جاری ہوا ہے لہذا شیدایان علم و مذہب کیلئے نادر موقع ہے کہ ہر [illegible] رجسٹر میں نام درج کرائیں۔ اور ان قیمتی مضامین کے مجموعے سے ہمیشہ فائدہ حاصل کرتے رہیں۔ جن حضرات [illegible] ٹکٹ سے معاف ہے وہ بھی اگر آئندہ اپنا بہترین اور مفت رسالہ پڑھنا چاہتے ہیں تو بہت جلد [illegible] کے ٹکٹ روانہ کر دیں ورنہ جن کے ٹکٹ نہیں آئینگے وہ ہمیں رسالہ بھیجنے سے معذور سمجھیں۔

منیجر رسالہ "محدث" دار الحدیث رحمانیہ

دہلی